اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ○ (اٰل عمرٰن:19)

وقال اللہ تعالیٰ فی مقام اخر

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ○ (المائدہ3)

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۔ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۔وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

امریکہ کا سفر:۔

حضرت جی نے امریکہ کی کل 22 ریاستوں کا سفر کیا اور اس بیان میں مغربی معاشرہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

جدید ٹیکنالوجی:۔

جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے ہی امریکہ آج دنیا کی سپر پاور بنا ہوا ہے۔

مٹی سونے کے بھاؤ:۔

مغرب اب اپنی مٹی کو سونے کے بھاؤ بیچ رہا ہے ریت کو سلیکان کہتے ہیں اس سلیکان سے الیکٹرونک کے پرزے، انٹیگریٹڈ سرکٹ اور مائیکرو پراسیسرز بنتے ہیں جو قیمت میں سونے سے بھی زیادہ ہیں۔

چاند پر بیٹھی مکھی کی آنکھ کا فوٹو:۔

مغرب اپنے دعوٰی میں سچا ہے کہ وہ چاند پر بیٹھی مکھی کی آنکھ کا بھی فوٹو لے سکتا ہے کیونکہ حضرت نے خود اپنی آنکھوں سے ایسے مشاہدات کئے ہیں۔

روس امریکہ امن معاہدے کا اظہار:۔

روس اور امریکہ کے درمیان ایک امن معاہدہ ہوا۔دونوں نے اس معاہدہ کو منانے کیلئے ایک ایک خلائی گاڑی اڑائی۔خلا میں دونوں گاڑیوں آپس میں جڑ گئیں روسی مشین بند ہوگئی تو امریکہ والے اس مشین کو ساتھ لے کر اپنے ملک لے آئے اسی طرح اگلی مرتبہ روس امریکہ کی گاڑی کو اپنے ملک میں لے گئے تو یہ بہت بڑی مہارت ہے۔

برکلے یونیورسٹی میں کمپیوٹرز کی تعداد:۔

1960 میں برکلے یونیورسٹی کیلیفورنیا میں ایک بڑا کمپیوٹر تھا جبکہ ستر کی دہائی میں اس یونیورسٹی میں ستر ہزار کمپیوٹر تھے۔جب اتنے زیادہ لوگ بیٹھے دماغ لڑا رہے ہوں تو مادے کے حقائق کیوں نہ کھلیں گے۔

جینٹکس انجینئرنگ کی نئی دریافتیں:۔

جینٹکس انجینئرنگ کے اندر اس وقت ایسی ایسی چیزیں سامنے آرہی ہیں کہ انسان دنگ رہ جائے۔سویڈن کے اندر ایک درخت اگایا گیا جس کی تین مختلف شاخوں پر تین مختلف پھل لگے ہوئے تھے۔یہ انجینئرنگ آنے والے وقتوں میں بڑی عجیب تبدیلیاں لائے گی۔

تسخیر کائنات کی طرف اشارہ:۔

اللہ تعالیٰ نے تو بہت پہلے فرمادیا تھا کہ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (الجاثیہ13) اور ہم نے تمہارے لئے مسخر کر دیا جو کچھ آسمان اور زمین کے درمیان میں ہے۔اس کے مطابق انسان کے اندر تسخیر کائنات کی صلاحیت موجود ہے۔

پیٹ کھولے بغیر آپریشن:۔

آج السرز وغیرہ کا پریشن کرنے کیلئے پیٹ کھولنے کی بجائے سوئی کے برابر ایک تار استعمال کرتے ہیں جس کے آگے کیمرہ فٹ ہوتا ہے اور پھر سکرین پر اس کا فوٹو دیکھتے ہیں اور چند منٹ کے اندر مریض کا اپریشن کر کے پیٹ کے اندر ہی اس کو ٹانکے لگائیے جاتے ہیں۔اور چند گھنٹے بعد اسے گھر جانے کی اجازت ہوتی ہے۔

بغیر آپریشن پھیپھڑے سے گولی نکالنا:۔

سعودی عرب میں ایک نوجوان نے منہ میں شرہ ڈالا ہوا تھا کہ وہ اس کے منہ سے ہوتا ہوا پھیپھڑوں میں چلا گیا چنانچہ جدہ کے ایک ڈاکٹر صاحب نے ایک تار منہ کے راستے سے ڈالی جس پر لگے کیمرے کی وجہ سے وہ شرہ تک پہنچے اور پھر دوسری ایک تار ناک کے ذریعے سے ڈال کر شرہ باہر نکال دیا۔

یورپین لوگوں کا دعوی:۔

یورپی لوگ دعوی کرتے ہیں کہ ہمارا ملک انصاف اور آزادی کا ملک ہے۔اور وہ لوگ واقعی اپنے قانون کے مطابق انصاف مہیا کرتے ہیں۔وہاں لوگ دفتروں میں کام کی نیت سے جاتے ہیں اور کام کر کے بھی آتے ہیں۔

شہوت پرستی کا زور:۔

یورپ میں ان لوگوں کی بے ایمانی اور ذاتی زندگی کی چند برائیوں کے علاوہ معاشرہ میں کچھ خرابی نظر نہیں آتی۔وہ ایسی برائیوں میں مبتلا ہیں جن کا تعلّق نفسانیت کے ساتھ ہے کہ ان کا قانون بھی انہیں اپنی مرضی کے ساتھ خواہشات کی تسکین کی اجازت دیتا ہے۔

مغربی معاشرے کے مثبت پہلو:۔

اگر ان لوگوں کی اجتماعی زندگی کو دیکھا جائے تو وہ حیران کن حد تک اسلامی اصول وضوابط کے تحت ہے۔ کیونکہ وہاں آپ کو انصاف ہوتا نظر آئے گا جس مقدمے کی پیروی کرنے والا کوئی نہ ہو حکومت اس کی پیروی کرتی ہے۔

سویڈن کے وزیر اعظم کا استعفیٰ:۔

سویڈن کے وزیر اعظم نے یہ اعلان کر دیا کہ چونکہ میری عمر اب زیادہ ہوگئی ہے میں قوم کی امیدوں پر پورا نہیں اتر سکتا لہذا ایک سال بعد اپنے کہنے کے مطابق اس نے استعفیٰ دے دیا۔

اپوزیشن لیڈر کی نا اہلی کا عجیب واقعہ:۔

وزیر اعظم کے مستعفی ہو جانے کے بعد ایک اپوزیشن لیڈر جو کہ عورت تھی اسے وزیر اعظم ہونے کی حیثیت سے نامزد کیا گیا جب اس کی زندگی کے امور کو پرکھنے کیلئے سکریننگ کی گئی تو پتہ چلا کہ ایک مرتبہ اس نے اپنے بچے کو ایک کھلونا لے کر دیا تھا جو کہ اس کریڈٹ کارڈ سے لے کر دیا تھا جس اسے اپوزیشن لیڈر ہونے کی حیثیت سے دیا گیا تھا حالانکہ بعد میں اس نے وہ رقم واپس کر دی تھی لیکن اس وجہ سے اسے نا اہل قرار دے دیا گیا کہ کل کو وہ حکومت کے پیسوں سے اپنے ذاتی اخراجات نہ پورے کرتی پھرے۔

ارکان پارلیمنٹ کی معذرت:۔

جب اسے نا اہل قرار دے دیا گیا تو کوئی بھی اس ذمہ داری کو قبول کرنے کو تیار نہ ہوا یہ دنیا کا واحد ملک ہے جہاں ایک سال تک پارلیمنٹ میں سے ہر ایک کو دعوت دی جاتی ہے کہ آپ وزیر اعظم بن جائیں لیکن وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ ہم تو اس کے اہل نہیں آپ بن جائیں تو ہمارے بڑے بھی یہی کیا

کرتے تھے۔

یورپ میں معاشرتی حقوق کا خیال:۔

یورپ میں اسلام کے اصول وضوابط عملی شکل میں نظر آتے ہیں اگرچہ وہ مسلمان نہیں لیکن انہوں نے یہ چیزیں اسلام سے لی ہوئی ہیں۔ وہاں ہمسائیوں کے حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے وہاں دفاتر میں ہر کام ضابطے کے مطابق ہوتا ہے فائلیں میزوں پر نہیں پڑی رہتیں۔ وہاں ہر بندہ پوچھتا ہے Can I Help You? کیا میں آپ کی مدد کرسکتا ہوں۔ وہاں کے سرکاری دفاتر میں لوگ اس طرح کام کرتے ہیں جس طرح پرائیویٹ اداروں میں کام کیا جاتا ہے۔ وہاں پر پنچائیت کا سسٹم رائج ہے یعنی معاشرے میں سے تجربہ کار لوگوں کو چن کر ان کی جیوری بٹھا دی جاتی ہے اور مقدمہ ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ وہاں پر اسلام تو نظر آتا ہے لیکن مسلمان کم نظر آتے ہیں۔ وہ لوگ محنت کرتے ہیں اور پھل کھاتے ہیں۔ ان کے سکے کے ریفرنس کی بنا پر آج دنیا کے تمام ممالک اپنی کرنسی کو تولتے ہیں۔

تعلیمی اخراجات:۔

مغربی معاشرے میں تعلیم پر بہت زیادہ خرچ کیا جاتا ہے وہاں پر 99.9% تعلیم ہے۔ وہاں جو کنڈر گارٹن کے سکول بنے ہوئے ہیں وہ ہمارے ہاں کی یونیورسٹیوں سے بھی بعض معاملات میں آگے ہیں۔ وہاں ہر ہر چیز سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ملک کتنا ترقی یافتہ ہے۔

روس کی ایک عجیب شکایت:۔

روس نے کہا تھا کہ میں امریکہ سے تو نمٹ لوں لیکن اس کی یونیورسٹیوں اور کالجوں کا کیا کروں جہاں روزانہ نئی نئی ریسرچ ہوتی رہتی ہے ان سائنسی تحقیقات نے میری ناک میں دم کر رکھا ہے۔

بچوں کی تربیت:۔

وہ لوگ اپنی اولاد کی تربیت کا بہت زیادہ خیال رکھتے ہیں۔ایک فلائیٹ میں حضرت کے ساتھ ایک لڑکی سفر کر رہی تھی جس نے گود میں ایک بچی پکڑی ہوئی تھی تو جب کھانا سامنے آیا تو وہ لڑکی اپنی بیٹی کو چاول کھلاتی اور اس سے کہتی کہ Say, Thank you (کہو آپ کا شکریہ) تو کھانے کے اختتام تک اس بچی نے تقریبا 36 مرتبہ Thank you کہا۔حالانکہ یہ تعلیم ہمیں اسلام نے دی ہے حدیث پاک میں ہے مَن لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہِ جو انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا۔آج چونکہ بچوں کو شکریہ ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالی جاتی اس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ ماں باپ جو بھی کرلیں انہوں نے تو کرنا ہی ہے۔

نظم وضبط:۔ حضرت جی ایک مرتبہ واشنگٹن کی ایک عمارت میں مقیم تھے وہاں قریبی گراؤنڈ میں روزانہ سکول وین 6:45 پر رکتی اور بچے 6:30 پر ہی وہاں پہنچ جاتے اپنے بیگ رکھتے اور کھیلنے لگتے لیکن جیسے ہی وین کی بیل بجتی تو وہ اپنے اپنے بیگ پکڑ کر سیدھی لائن بنا کر کھڑے ہوئے اور بڑے نظم وضبط کے ساتھ پہلے چھوٹے قد والا بچہ کھڑا ہوتا پھر بڑے قد والا اسی طرح ترتیب سے کھڑے ہو جاتے اور باری باری وین پر سوار ہوتے۔جبکہ ہمارے ائیر پورٹس پر جب اعلان ہوتا ہے فلائیٹ تیار ہے تشریف لے آئیں تو وہ اودھم مچ جاتا ہے کہ اللہ کی پناہ،حالانکہ ہم مسلمان ہیں لیکن جب موازنہ کیا جاتا ہے تو بڑا عجیب لگتا ہے۔

مغربی معاشرے کے منفی پہلو:۔

جہاں یورپی معاشرے کے مثبت پہلو ہیں وہیں اس سوسائٹی کے منفی پہلو بھی بہت سے ہیں۔

ماں باپ کی زبوں حالی:۔

وہاں ٹیکنالوجی کے باوجود گھریلو زندگی سکون سے خالی ہے اکثر بچے 18 سال کی عمر کے منتظر رہتے ہیں کیونکہ 18 سال بعد وہ اپنے والدین کو الوداع کہہ دیتے ہیں بچوں اور ان کے والدین کے درمیان درست رکھنے کیلئے ان کی سوسائٹی میں کوئی کنٹرول نہیں۔سارے سال میں ایک Mother day منایا جاتا ہے جس موقع پر بچوں کی طرف سے کوئی خط لکھ دیا جاتا ہے یا کوئی تحفہ بھیج دیا جاتا ہے۔ایک ہی شہر میں رہتے ہوئے ماں باپ اور بچوں کو آپس میں بات کئے عرصہ گزر جاتا ہے۔نوجوانوں کو اپنی جوانی کے نشہ میں بوڑھے والدین کا کوئی خیال نہیں ہوتا۔تو حکومت نے ایسے لاوارث بوڑھے والدین کی خبرگیری کیلئے گھر بنائے ہوئے ہیں وہاں سب بوڑھے ہوتے ہیں کوئی جوان یا چھوٹا بچہ نہیں ہوتا اور وہاں وہ بوڑھے اتنے دلبرداشتہ ہوتے ہیں کہ وہ پسند کرتے ہیں کہ ہمیں زہر کا ٹیکہ لگا دیا جائے۔

سویڈن میں طلاق کی شرح:۔

سویڈن جیسے امیر ملک میں خودکشی کی شرح پوری دنیا سے زیادہ ہے اور وہاں 70% عورتوں کو طلاق ہو جاتی ہے۔کیونکہ وہ ذہنی طور پر پریشان رہتے ہیں۔

میاں بیوی میں محبّت کی کمی:۔

35 سال اکھٹے رہنے کے باوجود میاں بیوی میں محبّت پیدا نہیں ہوتی، وفاداری کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔کبھی خاوند بیگ اٹھا کر نکل جاتا ہے تو کبھی بیوی نکل جاتی ہے خاوند اور بیوی اپنا اپنا کماتے ہیں خاوند کے پاس سگریٹ ختم ہو جائیں تو وہ بیوی سے ادھار مانگتا ہے بعد میں اسے واپس کر دیتا ہے اس معاشرے میں ایثار کا تصور ہی نہیں ہے۔حالانکہ ٹیکنالوجی بہت زیادہ ہے لیکن ایثار، محبّت، وفاداری بالکل نہیں ہے۔یہی چیزیں بداعمالیوں کی وجہ سے آج ہمارے معاشرے میں بھی نظر آ رہی ہیں۔

اسلام کی برکت:۔

یہ اسلام کی برکت ہی ہے کہ اتنے مسائل و پریشانیاں ہونے کے باوجود آپس میں پیار محبّت نظر آتا ہے ماں باپ کی اولاد سے اور اولاد کی ماں باپ سے محبّت قائم ہے بوڑھے ماں اور باپ تہجّد میں اپنے بچوں کے لئے دعائیں مانگتے ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمٰن ودا بے شک جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک اعمال کریں گے اللّٰہ رب العزت ان کے دلوں کے اندر محبّتیں پیدا کر دیں گے۔ یہ محبّتیں مغربی معاشرے میں ایک خواب ہیں۔

اولاد کے بارے میں تصور:۔

حضرت کی دوران سفر ہوائی جہاز میں ایک جوڑے سے بات ہوئی تو حضرت نے پوچھا کہ تمہارے کتنے بچے ہیں تو انہوں نے جواب میں کہا کہ ہم اولاد کی بجائے کتا پالنا پسند کرتے ہیں کیونکہ وہ وفادار ہوتا ہے۔ پھر یہی کیفیت اولاد کی بھی ہو جاتی ہے چنانچہ وہ ذرا سی بڑی ہوتی ہے تو ماں باپ سے کہہ دیتی ہے کہ آپ نے زندگی کے مزے لوٹ لئے اب ہم بھی لوٹنے جا رہے ہیں۔

ایک بوڑھی عورت کی کسمپرسی:۔

ایک نوے سال کی بوڑھی نے دوران سفر ایک آدمی سے پوچھا کیا آپ مسلمان ہیں؟ تو اس نے جواب دیا کہ ہاں میں مسلمان ہوں تو کہنے لگی پھر مجھ سے ایک وعدہ کریں کہ آپ جب تک امریکہ میں ہیں روزانہ مجھے پانچ منٹ کال کیا کریں گے پیمنٹ میں ادا کروں گی کیونکہ میں باوجود اولاد ہونے کے اکیلی ہوں میرے بچوں کے پاس میرے لئے ٹائم نہیں ہے جب آپ کال کیا کریں گے تو مجھے یہ احساس ہوتا رہے گا کہ امریکہ میں کوئی تو بندہ ہے جو میرے بارے میں سوچتا ہے۔

کتا افضل ہے یا ماں۔۔۔!!!

امریکہ میں ایک ماں نے اپنے بیٹے کے خلاف مقدمہ دائر کیا کہ میرا بیٹا اپنے کتے کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے اسے نہلاتا ہے سیر کراتا ہے سب کچھ اس کیلئے کرتا ہے اور اسی گھر کے ایک کمرے میں میں رہتی ہوں لیکن میرے پاس بیٹھنے کیلئے اس کے پاس پانچ منٹ بھی نہیں ہیں۔ تو عدالت میں جج صاحب نے فیصلہ دیا کہ عدالت آپ کے بیٹے کو آپ کے پاس بیٹھنے پر مجبور نہیں کر سکتی کیونکہ اولاد کی عمر جب 18 سال تک پہنچ جائے تو اسے اختیار ہے کہ وہ ماں باپ کے پاس رہے یا علیحدگی اختیار کر لے۔ البتہ اگر آپ کو کوئی تکلیف ہے تو حکومت سے رابطہ کریں تو آپ کو بوڑھوں کے گھر میں رکھا جائے گا۔

جرمنی میں بیٹی سے باپ کی بدسلوکی:۔

جرمنی میں ایک لڑکی نے اپنے والد کے بارے میں بتایا کہ میں اپنے والد کے گھر کرایہ ادا کر کے رہتی تھی اب میں بہت پریشان ہوں کیونکہ میرے باپ نے کسی سے زائد کرایہ لے کر میری جگہ اس کو دے دی ہے اب میں نے اپنا مکان کہیں اور شفٹ کر لیا ہے۔

اسلامی معاشرہ میں بیٹی کا مقام:۔

اسلامی معاشرے میں اب بھی باپ اور بیٹی کی محبّت کی اتنی مثالیں ہیں کہ باپ بیٹی کو نکاح کے بعد رخصت کرتے وقت چاہتا ہے کہ میں اس کا دامن خوشیوں سے بھر دے، ماں بھی رو رہی ہوتی ہے بھائی اور بہنیں بھی رو رہے ہوتے ہیں یہ منظر بتاتا ہے کہ دلوں میں محبّتیں باقی ہیں صرف اسلام میں ایسی محبّت نظر آتی ہے۔ محبّتیں ہی تو انسان کی زندگی ہے جہاں محبّت نہ ہو وہاں ٹیکنالوجی کس کام کی۔ یہ محبّتیں لینے کیلئے انہیں ایک دن اسلام کے دامن میں آنا ہی ہوگا۔

ماں کی عظمت:۔

جو ماں اپنے بیٹے کو جنم دے اس کی پرورش کرے راتوں کو اس کے لئے جاگے پال پوس کر بڑا کرے تو اس ماں کے دل میں بچے کیلئے کتنی محبّت ہوتی ہے اسے ماپنے کا کوئی پیمانہ نہیں ہے۔مگر اس معاشرہ میں بوڑھی ماں کیلئے جوان بچے پاس وقت ہی نہیں ہوتا۔

لمحہء فکریہ:۔

افسوس ہے ایسی جوانی پر جو ماں پر نچھاور نہ ہو وہ ماں جو کھانا کھلاتی رہی پہلے تجھے سلا کر خود بعد میں سوتی اس کی وفاؤں کے صلہ میں آج جوانی کا نشہ غالب ہونے کی وجہ سے اس کے کمرے میں پانچ منٹ کیلئے آنے کا ٹائم بھی نہیں ہے۔

حدیث پاک میں آیا ہے کہ جس نے اپنی ماں یا اپنے باپ کے چہرے پر محبّت اور عقیدت کی ایک نظر ڈالی اللہ رب العزت اس کو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب عطا فرماتے ہیں ۔ایک جگہ تو ماں باپ کے بارے میں یہ تصور پیش کیا جا رہا ہے اور دوسری جگہ پر 18 سال کے بعد ماں باپ اپنی اولاد سے کچھ توقع نہیں رکھ سکتے۔

فرنگیوں سے ایک سوال:۔

حضرت نے وہاں بڑی بڑی محفلوں میں یہ سوال کیا کہ ایک لڑکی جو غیر تھی کسی اور گھر میں پلی بڑھی، جوان ہوئی آج وہ ایک لڑکے کے ساتھ آ کر رہنے لگی یہاں کا قانون اس لڑکی کے لئے تمام حقوق تسلیم کرتا ہے لیکن وہ ماں جس نے اس کو پیٹ میں اٹھائے رکھا، جو صحت کے باوجود مریضہ بن کر زندگی گزارتی رہی ان نو مہینوں میں وہ اپنی پسند کا کھانا بھی نہیں کھا سکتی تھی تو 18 سال کے بعد یہاں کا قانون اس ماں کے لئے کوئی حقوق تسلیم نہیں کرتا۔مگر ان کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں ۔لیکن ہمارے دین میں ماں

، بیٹی، بہن، بیوی سب کے حقوق علیحدہ علیحدہ ہیں۔اور یہ حقیقت ان کو ایک نہ ایک دن تسلیم کرنا پڑے گی۔

فرنگیوں کا قبول اسلام:۔

ابھی بھی جو کوئی اسلام کا مطالعہ کرتا ہے وہ بخوشی اسلام قبول کر لیتا ہے۔کیوں مسلمانوں کی ازدواجی زندگی میں پیار محبّت واضح دیکھنے میں آتا ہے یہ پہلو ہمارے پاس سب سے زیادہ مضبوط ہے۔

سکون زندگی کا راز:۔

حضرت جی کو امریکہ میں ایک کمپنی کا ڈائریکٹر ملا اس نے کہا میں بھی پاکستان گیا تھا میں صرف وہاں کی دو چیزوں کا تذکرہ کرتا ہوں ایک تو یہ کہ وہاں اونٹ اور کار ایک ہی سڑک پر چلتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ پھٹے پرانے کپڑوں والے غریب لوگوں کے چہروں پر بھی سکون نظر آتا تھا اور وہ بھی رات کو سکون سے سوتے تھے اس کی کیا وجہ ہے؟ تو حضرت جی نے جواب میں کہا کہ یہ اسلام کی برکت ہے۔

محبّت ہی محبّت ہوگی:۔

ہمیں ان محبّتوں کو سلامت رکھنا چاہیے اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔اگر ہم اللہ کے دیئے ہوئے نظام پر عمل کریں تو ہماری ازدواجی زندگی بھی محبّت بھری ہوگی اور اولاد اور ماں کے درمیان بھی محبّت ہوگی بھائی بھائی میں محبت ہوگی پڑوسی بھی ایک دوسرے سے محبّت کریں گے۔تو ہمارا معاشرہ ایسا بن جائے گا جہاں محبّت ہی محبّت ہوگی۔

اسلام میں ایثار کی درخشندہ مثال:۔

اسلام کی تاریخ میں ایثار و محبّت کی ایسی مثالیں ہیں کہ آج کی دنیا میں اس کا تصور بھی نہیں ہے۔جنگ یرموک کے موقع پر ایک صاحب شہید ہونے والے ہیں جب پانی پلانے والا ان کے پاس جاتا ہے تو

ساتھ سے ایک اور پیاسے کی آواز آتی ہے تو وہ پلانے والے کو اس کے پاس بھیج دیتا ہے اور پھر وہاں سے ایک اور صاحب کی آواز آتی ہے تو وہ بھی آگے بھیج دیتے ہیں لیکن جب پانی پلانے والا ان کے پاس جاتا ہے تو وہ اللہ کو پیارے ہو چکے ہوتے ہیں اور اسی طرح باقی دو بھی اللہ کے پاس پہنچ چکے ہوتے ہیں یعنی آخری اوقات میں بھی دوسروں کو اپنے سے ترجیح دیتے رہے۔ مغرب کی ٹیکنالوجی میں اپنی مہارتیں ایک طرف لیکن ایسی مثالیں وہ پیش ہیں کر سکتے یہ صرف اسلام کی حقیقتیں ہیں۔ لیکن آج مسلمانوں کی بے عملی کی وجہ سے کفار اسلام میں داخل ہونے سے گھبراتے ہیں۔

ایک مسلمان سفیر کی بدحالی:۔

واشنگٹن میں بیان کے بعد ایک صاحب حضرت سے لپٹ کر رونے لگے اور کہا کہ میں یہاں مسلمان ملک کا ایمبیسڈر بن کر رہا لیکن میری زندگی اسلام سے اتنی دور تھی کہ میرے گھر کا ماحول اچھا نہ تھا میرے دونوں بیٹوں نے غیر مسلم لڑکیوں سے اور بیٹی نے بھی غیر مسلم لڑکے سے شادی کر لی ہے۔

انگریز لڑکیوں سے شادی:۔

ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہاں سے گئے تو نام محمد تھا لیکن وہاں جا کر مہمٹ بن گئے یہاں سے گئے تو نام محمد اور احمد تھے انگریز لڑکیوں سے شادی کی اور ان سے پیدا ہونے والے بچوں کے نام Bill,Bob اور Bush رکھے گئے۔

مسجد کے مینار یا راکٹ لانچر۔۔۔!!!

ایک صاحب لاہور کے رہنے والے امریکہ گئے اور بڑے سالوں کے بعد جب واپس آئے تو ان کے بچے چونکہ وہیں پلے بڑھے تھے جب وہ علی ہجویریؒ کے مزار کے سامنے سے گزرنے لگے تو بچوں نے میناروں کو دیکھ کر پوچھا کہ ابا جان! شہر کے بالکل درمیان میں یہ راکٹ لانچر کیوں فٹ کئے گئے ہیں؟ یہ

وہاں پر مسلمانوں کی اولادوں کا معاملہ ہے۔

نمازیوں کی پریشانی:۔

1960 کی دہائی میں مسلمانوں کیلئے اپنا تشخّص برقرار رکھان بہت مشکل ہو گیا تھا یہاں تک کہ ایک دعوت میں اکٹھّے ہوتے تو وہاں شراب عام پی جاتی اور اگر کسی نے نماز پڑھنی ہوتی تو سر عام نماز پڑھنے کی اس میں جرات نہ ہوتی چنانچہ وہ ٹوائلٹ میں جا کر وضو کرتا اور کسی سٹور میں جا کر چھپ کر نماز پڑھتا تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ یہاں آ کر تم یہ کیسے کام کر رہے ہو۔ یہ مسلمانوں کی دعوتوں کا حال تھا۔

امریکہ میں اسلامک سنٹرز کا قیام:۔

پھر لوگوں نے چرچ کرائے پر لینا شروع کر دیئے اور اپنی زمینیں خریدنا شروع کر دیں اسلامک سنٹرز بننے لگے چنانچہ 1980 کی دہائی میں تیزی کے ساتھ اسلامک سنٹرز بننا شروع ہو گئے ان میں سنڈے سکول لگنے لگ گئے اتوار کے دن قرآن پاک کی تعلیم دی جانے لگی، چنانچہ اسلام کی سرگرمیاں شروع ہو گئیں۔

مسلمان نوجوانوں کی سرگرمیاں:۔

اب 1990ء کی دہائی میں وہاں پر کافی تبدیلیاں نظر آ رہی ہیں بعض شہروں میں تو مسلمانوں نے اپنے کالج بنا لئے ہیں بلکہ شکاگو میں تو مسلمانوں کی دو یونیورسٹیاں ہیں۔ حضرت نے ایک مرتبہ شکاگو کی یونیورسٹی میں نماز ظہر کے بعد طلباء کو سنت نبوی ﷺ اور جدید سائنس کے عنوان سے خطاب کیا۔ الحمدللہ وہاں کئی طلباء حضرت سے بیعت ہوئے۔ اس کے بعد ان کی زندگیوں میں بڑی تبدیلیاں آئیں وہاں ایک مسجد میں حضرت نے نماز پڑھی وہاں ظہر کی نماز میں 150 کے قریب نوجوان، بچے اور بوڑھے نمازی تھے۔ حضرت نے پوچھا کہ آج کوئی خاص بات ہے کہ اتنے نمازی ہیں تو لوگوں نے کہا یہ مسلمانوں کے ہاتھوں تعلیم پاتے ہیں اور یہ نوجوان پانچ وقت کے نمازی ہیں ایک نوجوان کو حضرت نے

عمامہ باندھے ہوئے دیکھا اور ان میں سے بعض آپس میں درس قرآن دیتے ہیں چنانچہ یہ نوجوان بعد میں جس ادارے میں بھی جاتے ہیں وہاں ان کے اثرات ضرور مرتب ہوتے ہیں۔الحمدللہ وہاں اب کافی تبدیلیاں رونما ہو چکی ہیں اور ایک ایک بچہ کئی لوگوں کے مسلمان بننے کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔

ایک انگریز نوجوان کا قبول اسلام:۔

حضرت کو ایک نوجوان ملا اور کہنے لگا کہ میں اپنے ایک دوست کو لاؤں گا وہ کافر ماں باپ کا بیٹا ہے میں کئی دن سے اس سے اسلام کی بات کر رہا تھا اب تو اس نے کلمہ پڑھنا ہے، آپ مجھے بتائیے کہ آپ کب وقت دیں گے تو حضرت جی کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا کہ بچہ! اگر وہ کلمہ پڑھنا چاہتا ہے تو فقیر اس کیلئے ہر وقت کی قربانی دینے کیلئے تیار ہے۔حضرت جی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک مساجد بنانے سے زیادہ وہاں کالج و یونیورسٹیز کے قیام پر زیادہ زور دینا چاہیے کیونکہ وہاں تو وہ لوگ آئیں گے اور ماحول ملے گا تو مسجدوں میں بھی آئیں گے۔

ایک زریں اصول:۔

ایک اصول ہے کہ استاد اگر کافر ہے تو وہ قرآن پڑھا کر بھی کافر بنا دے گا اور استاد اگر مسلمان ہوگا تو وہ انجیل پڑھا کر بھی شاگرد کو مسلمان بنا دے گا۔

ایک نوجوان کا قبول اسلام:۔

حضرت جی کے ایک دوست میڈیکل ڈاکٹر تھے ان کا بیٹا بہت ذہین تھا جو بہت عبادت گزار تھا ہر سال عمرے کرتا اکثر اسلام کا مطالعہ کرتا رہتا مگر کچھ عرصہ بعد وہ دہریہ بن گیا اس کے والد حضرت جی کے پاس اسے لے کے آئے تو حضرت نے اس سے پوچھا معاملہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ میرا ٹیچر ایک غیر مسلم تھا اس نے پہلے مجھے یہودیت کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی مگر میں مائل نہ ہوا، پھر اس نے

ڈارون کی تھیوری کی آڑ میں مجھے دہریہ بنادیا۔

حضرت نے کہا آپ سوالات کریں ہمارے پاس تین گھنٹے ہیں وہ سوالات کرتا رہا حضرت جوابات دیتے رہے ساتھ ہی دعائیں اور توجہات بھی دیتے رہے تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے 50 منٹ بعد ہی وہ کہنے لگا کہ مجھے کلمہ پڑھا کر مسلمان بنادیجئے۔اس نے وضو کیا اور باپ کے سامنے ہی نماز ادا کرنے لگا۔

تین دلچسپ سوالات:۔

حضرت نے ایک اسلامک یونیورسٹی میں طلباء سے سوالات پوچھے وہاں ایک چھوٹا بچہ تھا حضرت نے اس سے پوچھا کہ یہ بتاؤ کہ یہ میز کس نے بنائی؟ تو بچے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دماغ دیا اور اس نے اسے استعمال کر کے میز بنادی۔ پھر حضرت نے پوچھا آپ قرآن کیوں پڑھتے ہیں؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ ضروری ہے یا یہ بڑا دلچسپ ہے؟ تو اس بچے نے جواب دیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں چیزیں ہیں یہ ضروری بھی ہے اور دلچسپ بھی۔ پھر حضرت نے تیسرا سوال پوچھا کہ آپ زندگی میں کیا بننا چاہتے ہیں تو اس نے جواب میں کہا کہ میں امریکہ کا پہلا مسلمان صدر بننا چاہتا ہوں۔ آج وہاں مسلمانوں کے بچوں کے جذبات اس طرح کے ہو گئے ہیں کہ وہ امریکہ پر اسلام کا جھنڈا لگانا چاہتے ہیں۔

جیلوں میں اسلام کی تبلیغ:۔

اب وہاں کی حکومت نے جیلوں کے اندر مسلمان علماء کو جا کر مجرم لوگوں کی اصلاح کیلئے تبلیغ کی اجازت دے دی ہے کیونکہ وہ ان کی اصلاح خود نہیں کر سکتے اور وہ چاہتے ہیں کہ یہ مسلمان ہو جائیں تو اصلاح بھی خود ہی ہو جائے گی۔اس سے سینکڑوں قیدی مسلمان ہو رہے ہیں۔

اسلام کی تاثیر:۔

حضرت جی کے ایک دوست نے بتایا کہ وہ اتوار کے دن اسلام کی تبلیغ کیلئے جیلوں میں جاتے ہیں تو

انہوں نے بتایا کہ جو بھی مسلمان ہوتا ہے اس کی زندگی میں بڑی تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ ایک ملزم کو ایک سال کی سزا ہوئی وہ مسلمان ہو گیا ایک دن وہ کہنے لگا کہ اسلام لانے کے بعد میری زندگی میں جتنی تبدیلی آئی شاید ہی کسی اور میں آئی ہو اسلام سے پہلے میں بالکل حیوان تھا اور اب میں انسان بن کر زندگی گزار رہا ہوں۔ پھر اس نے تفصیلا بتایا کہ اسلام لانے سے پہلے مجھے دوسرے انسانوں کو قتل کرنے میں مزہ آتا تھا جب کسی کے جسم سے خون نکلتا تو میں خوش ہوتا اور اب تک نہ جانے کتنے لوگوں کو میں قتل کر چکا ہوں اور اسلام لانے کے بعد میرا یہ حال ہے کہ پیدل چلتے ہوئے اگر پاؤں کے نیچے آ کر چیونٹی بھی مر جائے تو مجھے اس کا بھی افسوس ہوتا ہے۔

سویڈش کے نزدیک محمد عربی ﷺ کا مقام:۔

آج مغربی ممالک کے لوگ اسلام کو تو پسند کرتے ہیں لیکن مسلمانوں کے دوغلے پن کو دیکھ کر وہ مسلمان نہیں بننا چاہتے۔ 1992 میں حضرت سویڈن میں تھے تو وہاں کی حکومت نے ایک سروے کیا جس میں 10 شخصیات کے بارے میں لوگوں سے رائے لی گئی تو رزلٹ میں یہ بات آئی کہ 67% لوگوں کی رائے کہ وہ محمد عربی ﷺ کو سب سے زیادہ پسند کرتے ہیں۔

ایک عاشق صادق کا واقعہ:۔

سویڈن کے عریانی اور فحاشی والے ماحول میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ایک آدمی مسلمان ہوا تو اس نے ہر کام سنت کے مطابق کرنے کا عزم کر لیا شلوار کے پائنچے ٹخنوں سے اوپر کر لئے اور اپنے گھر کی ایک تقریب میں اس نے حضرت جی کو بھی دعوت دی وہاں ایک اور پاکستانی عالم تھے انہوں نے کہا کہ شلوار تھوڑی سی نیچے بھی باندھی جا سکتی ہے تو وہ عاشق صادق غصے میں بولے You are Muslim by chance, but I am Muslim by choice کہ آپ تو اتفاقی طور پر مسلمان ہیں لیکن میں نے

چن کر اسلام کو قبول کیا ہے گویا جو انسان اپنی مرضی سے مسلمان ہوتا ہے اس میں دینی غیرت وحمیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

ایک سویڈش نوجوان کا قبول اسلام:۔

ایک مرتبہ ایک صاحب ٹیکسی میں بیٹھ کر حضرت کے پاس لاہور میں تشریف لائے اس کے گاڑی سے اترنے اور چل کر آنے اور ملنے بیٹھنے اور گفتگو کے انداز سے حضرت جی بڑے حیران ہوئے کہ اس جیسا خوبصورت اور خوش اخلاق انسان حضرت نے پہلے نہیں دیکھا تھا تو اس نے بتایا کہ میں نے سویڈن کا رہنے والا ہوں میں نے 120 مذاہب کا مطالعہ کیا اور پھر میں نے اسلام کو ترجیح دی اور اسلام قبول کر لیا۔اس کے بعد میرے دل میں خواہش ابھری کہ دنیا کے بڑے بڑے سکالرز سے ملوں تا کہ مکمّل رہنمائی حاصل کرسکوں چنانچہ میں اسی سلسلہ میں آپ سے ملنے کیلئے آیا ہوں۔

آسٹریلیا میں ایک لڑکی کا مکالمہ:۔

سڈنی میں ایک لڑکی نے حضرت جی سے اسلام کے متعلّق سوالات کیلئے وقت مانگا تو ایک گھنٹہ کی ملاقات میں اس نے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے متعلّق پوچھتی رہی پھر قیامت کے بارے میں پوچھا پھر جنت اور جہنّم کے بارے میں پوچھا اور پھر اسلام کے بارے میں بھی بہت ساری باتیں پوچھیں بالآخر جب اس کی تسلّی ہوگئی تو اس نے کہا کہ اسلام بہت خوبصورت مذہب ہے تو حضرت نے کہا کیا آپ قبول اسلام کے بارے میں سوچیں گی؟ تو اس نے کہا کہ کیا سارا کا سارا اسلام قرآن میں موجود ہے تو حضرت جی نے کہا کہ ہاں، وہی تو بنیادی ماخذ ہے تو اس لڑکی نے کہا کہ پھر آپ ایسا کریں کہ اس قرآن مجید کے نسخوں کو مسلمان ممالک میں بھیجیں اور انہیں کہیں کہ تمہیں اپنی زندگی اس قرآن کے مطابق تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔

تو اگر ہم سچے مسلمان بن جائیں اور لوگوں کے سامنے اسلام کو پیش کریں تو عین ممکن ہے کہ وہ اسلام قبول کر لیں۔ آج سے عہد کر لیں کہ ہم اپنے جسم پر اسلام کا قانون نافذ کریں گے اگر ہم نے خود کو بدلنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ ہمارے ان اعمال کی برکت سے دنیا کے دوسرے انسانوں کو بھی بدل دیں گے۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے   دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ